Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل یبدیہ بشاری ان تعشاک ساء مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ - ۴ ہجرت ۱۳۵۹ھش - ۴ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۰۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا طریق

متقی بن جاؤ بغیر عمل اور بغیر اخلاص کے سب باتیں ہیچ ہیں

"ہم کیونکر خدا کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقوے سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقوے یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ اور ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پاؤں کا کانٹا زخم اپنے پاؤں کو چیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا اور باہر پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور ملکات کو نظر کے سامنے چیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔"

(الوصیت)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۴ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ اسلام آباد سے یکم مئی کو دن کے ڈیڑھ بجے بذریعہ ٹیلی فون آمدہ ایک اطلاع کے مطابق

حضور کے گردوں میں تخفیف ہے۔ انٹی بایوٹک ادویات دی جا رہی ہیں۔

احباب کرام خصوصی زاری اور الحاح کے ساتھ مولا کریم خالق مطلق رحیم و رحمان خدا کے آستانے پر سجدہ ریز ہیں اور اپنی نیم شبی دعاؤں میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔ کہ وہ معبود حقیقی اپنے خاص فضل سے ہمارے انتہائی پیارے امام ایدہ اللہ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ حضور کے مقاصد دینیہ میں کامیابی بخشے۔ اور آپ کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

میرے والد محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ جہاں ان کا ہرنیا کا اپریشن ہوگا۔ بزرگان سلسلہ اور تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب فرمائے۔ کامل صحت بخشے اور تمام پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

چوہدری ظفر اللہ احمدی۔ ربوہ

لائبیریا کے احمدی بخیریت ہیں

مبلغ انچارج صاحب لائبیریا نے بذریعہ تار یہ اطلاع بھجوائی ہے کہ وہاں مقیم تمام افراد جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

تعلیمی ترقی کا منصوبہ

ہر احمدی بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے تعلیمی منصوبہ کے تحت ہر احمدی بچے کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے اور اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس نہ کرے۔ چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ میں فرمایا۔

"ہر طالب علم یعنی age group school (سکول جانے والی عمر) کا ہمارا ہر بچہ دسویں سے پہلے تعلیم نہیں چھوڑے گا۔ ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے جس کا اپنے age group کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۴ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

نہایت متوازن اور حکیمانہ نظامِ تعلیم کی نشاندہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرآنی تعلیم کے عین مطابق حصولِ علم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے یہ فرمایا کہ

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ ۔

یعنی یہ کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔ تو آپؐ نے علم کی کوئی تخصیص نہیں فرمائی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ دینی علم تو حاصل کرو اور دنیوی علم کے حصول سے تجنب رہو۔ اس طرح آپؐ نے دینی علم کے علاوہ ہر کارآمد اور مفید دنیوی علم سیکھنے اور حاصل کرنے کی بھی ترغیب دلائی تاکہ مسلمانوں کیلئے بیک وقت دینی اور دنیوی ترقیات کے دروازے کھلتے چلے جائیں اور ان کی یہ متوازن ترقی انہیں نوعِ انسانی کی قیادت کے اوصاف سے متصف کرنے کا موجب ثابت ہوتی چلی جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ قرآن مجید کی بے مثال ولازوال تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا کرانے کی غرض سے تشریف لائے تھے اس لئے آپ نے ایسا نظامِ تعلیم وضع کرنے پر زور دیا جس میں بچوں اور نوجوانوں کو دینی اور دنیوی ہر دو قسم کے علوم سے آراستہ کرنے کی پوری پوری گنجائش موجود ہو۔ البتہ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ بچپن میں دینی تعلیم کو بہرحال مقدم رکھا جائے اور انہیں چھوٹی عمر میں ہی دین میں راسخ کر دیا جائے تاکہ وہ دنیوی علوم کی تحصیل سے دوران غلط راہ پر گامزن ہونے کے خطرہ سے محفوظ ہو سکیں۔ آپ نے جو متوازن نظام وضع کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی اس کے اس بنیادی پہلو پر ہم قبل ازیں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم حضور علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے دنیوی علوم کی تحصیل کی اہمیت اور اس پر ملحوظ رکھی جانے والی بعض احتیاطوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں تاکہ دینی اور ملی نقطۂ نگاہ سے آپ کے بتائے ہوئے نظامِ تعلیم کی افادیت اجاگر ہو سکے۔

جس زوال پذیر معاشرہ میں آپ نے خدائی حکم کے ماتحت اصلاحِ خلق کی غرض سے تجدید و احیاءِ دین کی آسمانی مہم کا آغاز فرمایا اس میں بعض طبقوں نے دنیوی علوم کی تحصیل کو دینی نقطۂ نگاہ سے مضرت رساں خیال کرتے ہوئے ان کے خلاف ایک زبردست مہم چلا رکھی تھی اور خطرہ یہ تھا کہ ان علوم سے یکسر ناآشنا و نابلد رہنے کی وجہ سے ان کے پیدا کردہ مفاسد کو دور کرنے اور دین کے غلبہ کی راہ ہموار کرنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی۔ چنانچہ آپ نے دینی علوم میں مہارت کے ساتھ ساتھ مروجہ دنیوی علوم میں دسترس حاصل کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا اور جو لوگ دنیوی علوم کی تحصیل کے یکسر خلاف تھے انہیں غلطی خوردہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"آجکل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے ہم آگاہی حاصل کریں تاکہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔ اس لئے میں [illegible] غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیتے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیز ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور وہ تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۸)

اس لئے آپ نے نہ صرف یہ کہ علومِ جدیدہ حاصل کرنے سے منع نہیں کیا بلکہ بڑی جدوجہد اور سرگرمی سے ان علوم کو حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ لیکن بعض شرائط کے ساتھ۔ وہ شرائط اس درجہ حکیمانہ ہیں کہ ان کو پورا کرنے کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ انسان علومِ جدیدہ کے پیدا کردہ مفاسد سے بھی محفوظ ہو سکتا ہے۔

پہلی شرط آپ نے یہ بیان فرمائی کہ انسان ان علوم میں یکطرفہ نہ پڑے۔ یعنی دینی علوم کو پس پشت ڈال کر علومِ جدیدہ کو ہی عین صداقت سمجھ کر ان کا ہی نہ ہو رہے۔

دوسری شرط آپ نے یہ بیان فرمائی کہ انسان ان علوم کو اسلام کی ابدی طاقتوں کے تابع رکھے۔

تیسری شرط آپ نے یہ بیان فرمائی کہ انسان ان علوم کو خدمتِ دین کی نیت سے حاصل کرے اور یہ عزم رکھے کہ وہ ان علوم کو دین کا خادم بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گا۔

چوتھی اور سب سے اہم شرط آپ نے یہ بیان فرمائی کہ ان علوم کو حاصل کرنے والا آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردانِ خدا کی تریاقی صفت سے فیضیاب ہونے کی سدا فکر رکھے۔ اور تذلل اور تمسکنت کا جامہ پہن کر آستانۂ الٰہی پر جھکا رہے اور اس سے وہ نور مانگے جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علومِ جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطورِ انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے الٹا اسلام کو ان علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کرنے لگے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں مادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز کو حسنِ ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے رسومِ اسلام کا پابند رہتا ہے۔ لیکن جوں جوں وہ ہر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اسلام کو دور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔ بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس مرکز کو نہیں سمجھ سکے کہ علومِ جدیدہ کی تحصیل جبھی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہلِ دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۹)

گزشتہ شمارہ میں اور اس شمارہ میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو ارشادات پیش کئے ان میں حضورؑ نے قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں ایک نہایت ہی متوازن اور حکیمانہ نظامِ تعلیم کی نشاندہی فرمائی ہے اور وہ نظامِ تعلیم یہی ہے کہ دینی اور دنیوی ہر دو قسم کے علوم کی تحصیل ضروری ہے لیکن دنیوی علوم یا علومِ جدیدہ پڑھانے سے قبل ضروری ہے کہ بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی دین کی تعلیم دیکر اور عربی زبان سے واقفیت پیدا کرا کے انہیں دین میں راسخ کیا جائے اور پھر انہیں دونوں قسم کے علوم کی تعلیم دی جائے اور بالخصوص علومِ جدیدہ کی تعلیم میں اس امر کا خیال رکھا جائے کہ بچے اور نوجوان ان علوم میں یکطرفہ منہمک نہ ہوں بلکہ انہیں اسلام کے تابع رکھیں۔ ان علوم کو وہ خدمتِ دین کی نیت سے حاصل کریں اور اس دوران میں آسمانی عقل رکھنے والے مردانِ خدا کی تریاقی صحبت سے فیضیاب ہونے کو اپنا شعار بنائیں تاکہ آسمانی نور ان میں بھی سرایت کرے اور وہ علومِ جدیدہ کے پیدا کردہ مفاسد سے محفوظ رہ کر دینی صداقتوں کی روشنی میں انہیں دور کرنے اور قرآنی انوار کو دنیا میں پھیلانے پر قادر ہو سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح کی شفقت و محبت کی چند جھلکیاں

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل - ربوہ

(قسط ۲)

اپنا بستر دے دیا

"ابتداء میں مہمانوں کا کھانا بھی گھر سے آتا اور ان کی ضروریات کے لئے بستر بھی۔ ایک بار جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا۔ بہت سے احباب بستر بھی ہمراہ نہ لائے تھے۔ اندر سے بستر منگانے شروع ہوئے۔ کارکن عشاء کی نماز کے بعد خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہے حضور بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے ہیں۔ ایک صاحبزادہ پاس لیٹا ہوا ہے جس پر شتری چوغہ ڈالا ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور نے اپنا بستر بھی مہمانوں کے لئے باہر بھیج دیا ہے کارکن نے عرض کی۔ حضور کے پاس کوئی کپڑا نہیں رہا۔ اور سردی بہت سخت ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیئے اور ہمارا کیا ہے رات گذر جائے گی۔ کارکن ایک لحاف لے کر اوپر گئے تاکہ آپ کو دیں۔ آپ نے انہیں کہا۔ کسی مہمان کو دے دو مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آتی اور باوجود اصرار کے آپ نے لحاف نہ لیا۔"

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱۱۸)

"وزیر محمد صاحب کا بیان ہے ایک بار میں قادیان آیا ہوا تھا۔ کھانے کا وقت ہوا۔ دسترخوان بچھایا گیا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ۔ مولانا عبدالکریم صاحبؓ۔ مولانا محمد احسن صاحب اور خاکسار اور حضرت مسیح موعودؑ کھانے میں شریک تھے۔ اندر سے قیمہ والے پانچ کریلے آئے۔ حضور نے مولانا نورالدین صاحب مولانا عبدالکریم صاحبؓ اور مولانا محمد احسن صاحبؓ کے سامنے ایک ایک کریلا رکھ دیا۔ مجھے وہم گذرا کہ میرے سامنے حضور نہیں رکھیں گے۔ اس خیال کا گذرنا تھا کہ حضور نے دونوں کریلے اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیئے میں نے بہت اصرار کیا کہ ایک حضور بھی لے لیں۔ لیکن حضور نے نہ لینا تھا نہ لیا۔"

(سیرت المہدی حصہ دوئم صفحہ ۱۴۴)

مکارم اخلاق جب دنیا سے ناپید ہو اللہ والوں سے پھر ان اخلاق کا صدور ہوتا ہے۔ اور ان اخلاق کا ظہور خدا کے فضلوں سے ہی ہوتا ہے اس کے فضلوں سے بغیر کسب کے یہ کمال حاصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو معلم اخلاق صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللّٰھم اھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت۔

کہ اے اللہ میری احسن اخلاق کی طرف راہنمائی فرما کہ تیرے بغیر کوئی ان کی طرف راہنمائی نہیں کر سکتا۔

اور سچ تو یہ ہے اگر یہ آسمانی معلم راہنمائی نہ کریں تو اخلاق کی نشاندہی میں اختلاف ہو جائے۔ انسانی عقل فیصلہ نہ کر سکے کہ یہ حسن اخلاق ہے یا نہیں۔

غریب ساتھیوں پر شفقت

آپ کے ایک غریب ساتھی منشی گوہر علی صاحب جالندھری تھے۔ یہ محکمہ ڈاک میں ملازم تھے۔ ریٹائرڈ ہوئے تو اڑھائی روپے پنشن مقرر ہوئی۔ ایک بار حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور منشی قادیان آئے۔ ان کا کرایہ منشی صاحب نے دے دیا۔ انہوں نے کرایہ دینا چاہا تو منشی صاحب نے فرمایا رہنے دو۔ حضور کی خدمت میں نذرانہ پیش کر دینا۔ چنانچہ انہوں نے عندالملاقات دو روپے حضور کی خدمت میں نذرانہ پیش کر دیا۔ کچھ دن رہنے کے بعد جب انہوں نے واپس لوٹنا چاہا۔ اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا ذرا ٹھہریں۔ حضور اندر تشریف لے گئے اور سات آٹھ روپے گوہر علی صاحب کے ہاتھ میں تھما دیئے گوہر علی صاحب رونے لگ گئے کہ مجھے خدمت کرنی چاہیئے یا میں حضور سے لوں۔ اس پر حضور نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو فرمایا۔ انہیں سمجھائیں یہ آپ کے دوست ہیں۔ چنانچہ منشی ظفر احمد صاحب نے انہیں سمجھایا کہ ان میں برکت ہے لے لو۔"

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱۱۹، ۱۲۰)

حضور کے ایک صحابی نظام الدین صاحب لدھیانوی تھے۔ بہت ہی غریب آدمی تھے۔ ایک دن مسجد مبارک کی چھت پر کھانے کے لئے احباب تشریف فرما تھے۔ حضور سے چار پانچ آدمی دور بیٹھے تھے۔ کپڑے ان کے پھٹے ہوئے تھے۔ لاہور کے کچھ احباب جو بعد میں خلافت ثانیہ کے انتخاب پر لاہور چلے گئے۔ آتے گئے اور حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور غریب نظام الدین ہر نووارد کے آنے پر سرک کر ذرا اور پرے ہو جاتے۔ حتیٰ کہ وہ جوتیوں کے قریب پہنچ گئے۔ جب اندر سے کھانا آیا تو ایک پیالہ میں سالن لیا اور مسیح موعود علیہ السلام نے نظام الدین کو کہا آؤ میاں نظام الدین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غریب نظام دین کو اپنے ساتھ کھانے میں ایک پیالہ میں شریک فرمایا۔ جو لوگ قریب بیٹھتے گئے تھے اب ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱۰۲)

سچ یہ ہے کہ آسمانی جوہری ہی جوہر کی قدر جانتے ہیں ؎

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک غریب صحابی احمد دین صاحب ڈانگوی تھے انہوں نے ایک بار جھاڑیوں کے بیر آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور مجلس میں باہر آئے تو آپ نے احمد دین صاحب کو مخاطب ہو کر ان کے اس تحفہ کی تعریف کی۔ اس دن لاہور سے ایک دوست انگور کا تحفہ لے کر آئے تھے۔ مجلس برخواست ہوئی تو کہنے لگے لو بھئی ان کے بیروں کی تعریف ہو گئی۔

کہتے ہیں مہاراجہ کرشن کے بچپن کے ایک دوست سداماں تھے۔ یہ اور کرشن جی اکٹھے گائیں چرایا کرتے تھے۔ جب کرشن کنس کے تخت پر بیٹھے تو سداماں کی بیوی نے کہا تمہارے دوست کو تاج و تخت ملا ہے۔ جاؤ اُن سے ملو شاید تمہارے بھی دن پھر جائیں کہتے ہیں سداماں کپڑے کی پوٹلی میں چاول اور تل باندھ کر لے گیا۔ اپنے دوست کو جا کر جب یہ تحفہ پیش کیا تو کرشن جی مہاراج نے پوٹلی کھول کر سداماں کے لائے ہوئے تل اور چاول منہ میں ڈالے اور اس کے ہدیہ کی تعریف کرنے لگ گئے۔

اسحاق مصلحین کی غرباء سے محبت کا ذکر جب آئے تو مجھے خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زاہر سے محبت یاد آجاتی ہے۔ گاؤں کا رہنے والا زاہر مدینہ کے بازار میں مزدوری کر رہا ہے۔ پسینہ اور مٹی میں شرابور زاہر کے پیچھے سے آکر کوئی اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ دیتا ہے۔ زاہر کے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ اس حالت میں اس سے کوئی پیار کر سکتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے اس کا قد پست، شکل بھی واجبی سی تھی۔ لیکن جب اس کی چھٹی حس نے معلوم کیا کہ مجھ سے محبت کرنے والا آمنہ کے لال کے سوا کون ہو سکتا ہے؟ اور جب اسے یہ معلوم ہوا۔ اس نے محبت کے انداز میں "کون ہے تو مار اکر دگستاخ" حضور سے اپنا جسم ملنا شروع کر دیا۔ اس پر حضور نے پھر اس محب کی محبت کے بازار میں بولی دینا چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو! میرا ایک غلام ہے میں بیچنا چاہتا ہوں کوئی ہے لینے والا۔ تب زاہر نے کہا کہ میرا خریدار کون ہو سکتا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر تمہارا خریدار خود عرش پر خدا ہے۔ کہ زاہر کی قدر زاہر سے آگاہ۔ انسانیت کی قدر بلند کرنے والا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے۔

یہ نہیں ہو سکتا

حضرت مولانا سرور شاہ صاحب فاضل دیوبند جو سلسلہ کے مفتی اور جامعہ کے پرنسپل ہوئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار قادیان کے قصاب کے کسی فعل پر حضور نے فرمایا ان سے گوشت خریدنا بند کر دیا جائے۔ چنانچہ کئی دن تک دال اور سبزیوں پر سب نے گزارا کیا۔ ایک دن انہوں نے حضور کی خدمت میں اپنی بکری پیش کی کہ حضور اسے ذبح کروا کے اس کا گوشت اپنے استعمال میں لا دیں۔

حضور نے جواباً فرمایا۔ مولوی صاحب! "ہمارا دل اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہمارے دوست دال میں کھائیں اور ہمارے گھر میں گوشت پکے۔" (سیرت سرور صفحہ ۲۰۸)

؎ تھا وہ پیار جس نے مخلوق کو مسیح پاکؑ کا فدائی اور گرویدہ کر لیا تھا۔ اگر مرید جان ان پر نثار کرتے تھے تو آپ بھی ان جاں نثاروں کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز جانتے تھے۔

مہمان کی مدارات

مسیح پاک کے ایک مرید غلام نبی صاحب سیٹھی چکوال کے رہنے والے تھے۔ راولپنڈی میں کاروبار کرتے تھے۔ وہ قادیان زیارت کے لئے آئے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ سردی کا موسم تھا۔ ہلکی ہلکی سی بارش تھی۔ میں کھانا کھا کر لیٹ گیا۔ کافی رات گزر گئی تھی۔ دروازے پر دستک ہوئی میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں۔ میرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آقا ایک ہاتھ میں لالٹین دوسرے میں گرم دودھ کا گلاس لئے کھڑے ہیں۔ میں حضور کو ایسے وقت میں دیکھ کر گھبرا گیا۔ مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہیں سے دودھ آگیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ شاید آپ کو درد کی عادت ہوگی۔"

(در منثور صفحہ ۷۴)

سیٹھی صاحب فرماتے ہیں۔ یہ منظر دیکھا تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ کہ اللہ اللہ کیا اخلاق ہیں۔ یہ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے ادنیٰ خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کیا تکلیف اٹھاتا ہے۔

مولانا حسن علی صاحب بھاگلپور سے قادیان پہنچے وہ بڑے بلند پایہ مقرر تھے مسٹر آرنلڈ نے پریچنگ آف اسلام میں ان کا ذکر کیا ہے۔ راستہ میں پان ختم ہو گئے تو چھالیہ وغیرہ سے گذارہ کرتے رہے۔ قادیان میں اس زمانہ میں پان کہاں ملتے تھے۔ اگلے روز دوپہر کے کھانے پر کیا دیکھتے ہیں کہ پان بھی موجود ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہ کوس کے فاصلے گورداسپور سے میرے لئے پان منگوایا ہے۔

مخدوم زمین پر لیٹے ہیں

مولانا عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں کہ حضور کے اہل خانہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ میں اندرون خانہ حاضر ہوا۔ کمرہ نیا نیا بنا تھا اس لئے ٹھنڈا تھا۔ حضور کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ میں چارپائی پر لیٹ گیا۔ آنکھ لگ گئی۔ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور چارپائی کے نیچے زمین پر لیٹے ہیں۔ میں گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ حضور نے بڑی محبت سے دریافت فرمایا۔ مولوی صاحب آپ کیوں اٹھ بیٹھے۔ میں نے عرض کیا حضور نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں میں اوپر کیسے سو سکتا ہوں۔ حضور مسکرائے اور فرمایا:۔

"آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں۔ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا نیچے شور کرتے تھے۔ میں انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔"

(سیرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم صاحب۔ صفحہ ۲۶)

خادموں پر شفقت

ایک روز گھر کی غریب خادمہ نے کچھ چاول چرا لئے۔ اس کی چوری پکڑی گئی۔ اور گھر میں شور مچ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کمرے میں کام کر رہے تھے شور سن کر باہر تشریف لائے۔ عورت کی بے چارگی دیکھی تو فرمایا:۔

"یہ غریب بھوکی معلوم ہوتی ہے اسے کچھ چاول دے کر رخصت کر دو۔ خدا کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔"

(در منثور صفحہ ۷۴)

حضور علیہ السلام اپنے کام کے سلسلہ میں خادم کے ساتھ بٹالہ تشریف لے جاتے ہیں سواری کے لئے ساتھ گھوڑا ہے کبھی مخدوم اس پر سوار ہو جاتے ہیں تو کبھی آپ پیدل ہو جاتے ہیں اور خادم کو سوار کر دیتے ہیں۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ بٹالہ میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ خادم گھوڑے پر سوار ہے اور آپ پیدل۔ بٹالہ قیام گاہ پر پہنچ کر اپنے لئے دو پیسے یا آنے کی کبھی روٹی اور کبھی بھنے ہوئے چنے منگوا کر گذارہ کر لیتے ہیں اور خادم کو چار آنے عنایت فرماتے ہیں کہ کھانا کھا لو۔

دشمنوں پر شفقت

اپنوں سے حسن سلوک آسان ہے لیکن دشمن سے حسن سلوک دل گردے کا کام ہے۔ خدا کے یہ بندے تو کسی کے دشمن ہوتے ہی نہیں۔ ان کا سینہ نور سینا ہوتا ہے۔ جہاں خدا جلوہ گر ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کے بغض و کینہ سے پاک دل رکھتے ہیں۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مجھ سے کسی کا برا ذکر نہ کرو۔
میں چاہتا ہوں میرا سینہ تم سب کی طرف سے صاف ہو۔

خدا کے یہ بندے سلیم قلب رکھتے ہیں۔

جب عیسائیوں نے آپ پر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ کیا اور مولوی محمد حسین آپ کی دشمنی میں اندھا ہو کر عیسائیوں کے حق میں گواہی دینے کے لئے عدالت میں گیا تو آپ کے وکیل نے گواہ محمد حسین کی حیثیت کے متعلق اس کے حسب و نسب کے متعلق چند سوال کرنا چاہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وکیل کو فرمایا میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتا اور جلدی سے اپنا ہاتھ وکیل کے منہ کی طرف بڑھایا۔ مبادا اس کے منہ سے کوئی ایسا کلمہ نکل جائے جو مولوی صاحب کی حیثیت کو مجروح و ملحون کرنے والا ہو۔"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۴۷، ۲۴۸)

اندازہ فرمائیے ایک مخالف آپ کے خلاف جھوٹے اقدام قتل کے مقدمہ میں گواہ بن کر آتا ہے۔ وہ آپ کو تختۂ دار پر لٹکانا چاہتا ہے لیکن آپ اس کے متعلق کسی نامناسب لفظ کو بھی گوارا نہیں کرتے۔ ؎

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

گالیاں دینے والے سے سلوک

ایک بار قادیان میں ایک مولوی صاحب آئے وہ حضور سے حیات و وفات مسیح پر بحث کرنے لگ گئے۔ جب وہ عاجز ہو کر خاموش ہو گیا۔ تو حضور نے فرمایا آپ سمجھ گئے؟ اس نے کہا ہاں سمجھ گیا کہ آپ دجال ہیں۔ کیونکہ اس کے متعلق آتا ہے کہ وہ بحث میں دوسروں کا منہ بند کر دے گا۔ وہ قادیان سے چلا گیا تو اگلے روز جا کر اس نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا کہ میری مرزا صاحب سے یہ گفتگو ہوئی اور میں نے یہ کہا۔ مرزا صاحب زنان خانے میں چلے گئے تو میں نے ایک رقعہ لکھا کہ میں حاجتمند ہوں۔ میری کچھ مدد ہونی چاہیے اور مرزا صاحب نے میرے رقعہ کے جواب میں مجھے پندرہ روپے بھجوا دیئے۔

اگر وہ مولوی صاحب اس کا اپنے اشتہار میں ذکر نہ کرتے تو کسی کو حضور کے اس حسن سلوک کا علم تک نہ ہوتا کہ حضور نے تو اس کا کسی سے ذکر تک نہ کیا تھا۔

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

اس زمانہ میں پندرہ روپے کی رقم کوئی معمولی رقم نہ تھی۔ متوسط ملازم کی ایک ماہ کی تنخواہ کے برابر تھی۔

آپ کے رشتہ کے بھائیوں نظام دین اور امام دین نے مسجد کے سامنے دیوار کھینچ دی۔ باہر سے نماز کے لئے آنے والے مہمانوں کو اس دیوار کی وجہ سے بڑا چکر کاٹ کر آنا پڑتا۔ ان کے اس فعل کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی گئی۔ اور عدالت کے فیصلہ کے آپ کے حق میں ہو جانے کی وجہ سے دیوار گرا دی گئی۔ حضور کے وکیل نے آپ کی اجازت کے بغیر ان کے خلاف خرچہ کی ڈگری لے کر قرقی کے احکام جاری کروا لئے۔ مرزا صاحبان کو جب اس قرقی کا علم ہوا۔ تو بڑی لجاجت سے حضور کو لکھا:۔

"بھائی ہو کر اس قرقی کے ذریعہ ہمیں کیوں ذلیل کرنے لگے ہیں۔"

حضور نے جواباً فرمایا:۔

"آپ بالکل مطمئن رہیں۔ کوئی قرقی نہیں ہوگی۔ یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔"

اور یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا۔

یہ ان کی شفقت و رحمت کی چند جھلکیاں ہیں۔ جس کے آقا کو خدائے ذوالعرش نے رؤف رحیم اور رحمۃ للعالمین قرار دیا تھا۔ مسیح پاک علیہ السلام ظل تھے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

کہ میں کسی دوسرے استاذ کا نام بھی نہیں جانتا۔ کہ میں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتب کا تلمیذ ہوں۔

آپ کی یہ کوشش ہوتی کہ آپ اپنے آقا کے نقش قدم پر چلیں۔ اور یہ خدا کے فضل اور اس کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ آپ اپنے آقا کی شفقت اور محبت کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ؎

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

کہ وہ شفقت جو مخلوق نے آپ سے دیکھی دنیا میں کسی نے اپنی ماں سے بھی نہیں دیکھی ہوگی۔

اور مسیح پاک علیہ السلام کی سیرت کے مطالعہ کے بعد آپ کی شفقت اور رحمت کو دیکھ کر ہم آپ کے بارہ میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی شفقت بھی اس شعر کی مصداق تھی۔

مبارک ہیں یہ شاگرد اور بہت ہی برکتوں والا ہے
وہ آقا جس کے فیضان نے یہ جلوہ دکھایا۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ وبارک وسلّم انک حمیدٌ مجید

تربیتی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم شرقی حلقہ لطیف کے زیر اہتمام ۱۹ اپریل ۱۹۸۰ء کو بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مہتمم مقامی مکرم مرزا محمد الدین صاحب نے کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبدالسمیع خاں صاحب منتظم تعلیم و تربیت حلقہ نے تقریر کی اور خدام کو مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دینی تعلیم ذوق و شوق سے حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں مکرم مہتمم صاحب مقامی نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور ایک احمدی کے حقیقی و امتیازی اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

دعا کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اجلاس میں اکاون خدام و اطفال نے شرکت کی۔

(زعیم حلقہ لطیف دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

حکیم محمد صدیق صاحب مرحوم آف میانی

میرے والد بزرگوار مکرم حکیم محمد صدیق صاحب (آف میانی ضلع سرگودھا) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۰ء کو بعمر ۸۶ سال مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی خانگی زندگی کا آغاز ۱۸۹۴ء میں ہوا۔ آپ کے والد عبدالخالق صاحب اور آپ کے دادا مولوی قطب الدین صاحب جو گھوگھیاٹ میانی کے رہنے والے تھے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ ابا جان کو پیدائشی احمدی تھے تاہم آپ کو ۱۹۰۳ء میں اپنے چچا مولوی فخر الدین صاحب کے ہمراہ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

ابا جان بہت سے اوصاف اور اخلاق فاضلہ کے مالک اور آخیر عمر تک ایک منفرد کردار و سیرت کا نمونہ تھے نہایت خلیق، حلیم الطبع، ہنس مکھ، شیریں کلام، مہمان نواز، پابند صوم و صلوٰۃ سادہ مزاج اور صابر و شاکر ہونے کے علاوہ احمدیت سے والہانہ عشق اور تبلیغ کا جذبہ جنون رکھتے تھے۔ زندگی کے مشاغل کا کافی حصہ تبلیغ، تحریر و تقریر میں بسر کرتے خاندان بھر میں خلافت اور نظام سلسلہ کی برکات و انوار اور اس سے ہمیشہ وابستگی کے متعلق نیز خلافت احمدیہ کی برکات اور ترقی کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ہر ملنے جلنے والے شخص سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کے چشم دید واقعات انتہائی عقیدت اور فدائیت کے رنگ میں کئی گھنٹوں تک بیٹھ کر سنایا کرتے تھے۔

ابا جان کو تبلیغ کا جنون تھا جہاں بھی موقع ملتا اپنا کام کار چھوڑ کر تبلیغ میں لگ جاتے اور تحریر و تقریر کے میدان میں زبردست خداداد ملکہ کی بدولت احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والہانہ عشق میں سراپا تبلیغ پہنچاتے۔

تربیت اولاد کے سلسلہ میں آپ بڑے فرض شناس تھے۔ ۱۹۲۳ء میں ہمارے بڑے بھائی مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی نے جامعہ سے مولوی فاضل پاس کیا تو آپ نے ان کی زندگی وقف کی اور پھر آپ مبلغ بن کر اٹلی، سسلی اور سیرالیون وغیرہ میں سات سال تک فریضہ تبلیغ سرانجام دیتے رہے۔

نمازوں، چندوں کی ادائیگی اور خلافت اور نظام سے وابستگی کی تلقین سینکڑوں بار دہراتے رہتے تھے اور آزمائش اور ابتلاء کے دنوں میں صبر و تحمل اور دعاؤں میں وقت گذارا کرتے بعض اوقات تربیتی امور کاغذوں پر لکھ کر گھر میں چسپاں کر دیتے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ہر لحظہ خیال رکھتے رشتہ داران، عزیز اور بچوں کے ساتھ حد درجہ شفقانہ اور مجزانہ سلوک کرتے سادگی کا خاندان بھر کے لئے نمونہ تھے سادہ لباس، سادہ رہائش اور سادہ خوراک تھی۔ قناعت پسندی صبر اور شکر، خودداری جذبہ ایثار و قربانی ذکر الٰہی، سلسلہ سے سچی عقیدت و محبت کے اوصاف آپ کی زندگی کا مرقع تھے۔ ابتدائی زندگی کا دور مختلف ملازمتوں میں گذارا اور بعض جگہ محض جذبہ تبلیغ کی وجہ سے ملازمت سے برطرف ہونا پڑا پھر بھی آپ بہت خوش ہوتے۔ تاہم ایک لمبا عرصہ آپ کا ذریعہ معاش طبابت تھا۔ برصغیر پاک و ہند کی زمین پر عرصہ ۴۰ سال تک ہزاروں ہزار میل کی کوفت اور مسافت طے کر کے اپنے تیار کردہ زود اثر مجربات سے سینکڑوں بندگان خدا کو اللہ کے نفس سے فیض یاب کیا جس کے متعلق بیسیوں تعریفی خطوط، سرٹیفکیٹ موجود ہیں سفر کے دوران اپنا ساز و سامان خود اٹھا کر لے جاتے اور سوائے مسجد احمدیہ کے کسی اور جگہ قیام کرنا پسند نہ کرتے۔ بعض اوقات صدری نسخہ جات بتا دینے سے بھی ذرہ بھر بخل نہ کرتے اور علاج معالجہ کی اتنی قلیل رقم لیتے کہ شاید دوا کی قیمت بھی نہ پوری ہو

اسکے باوجود ہمیشہ بشاش رہتے۔ مفت علاج کرنے میں بھی فخر محسوس کرتے اور اپنے مریض کو متعدد بار اس کے گھر جا جا کر عیادت کرنے سے نہ گھبراتے۔

باوجود اتنی عمر کے اللہ کے فضل سے آپ بآسانی سے چل پھر سکتے اور بینائی بھی کام کرتی رہی۔ ۵ مارچ کو بستر علالت پر پڑے اور پھر نہ اٹھ سکے اور ۲۵ مارچ کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے ایک بیٹی اور ۳۴ پوتے پوتیاں پڑپوتے چھوڑے احباب دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور اپنے جوار رحمت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور صبر کی توفیق عطا کرے آمین۔

(ناصر احمد صدیقی دارالرحمت وسطی ربوہ)

حکیم فیروز الدین صاحب مرحوم

خاکسار کے چچا محترم حکیم فیروز الدین صاحب دل کی تکلیف کے باعث ۱۲ اپریل ۱۹۸۰ء کو صبح آٹھ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم وصیت کے نظام سے منسلک تھے اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر چکے تھے۔ ۱۲ اپریل کو ہی بعد نماز عصر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئے

مرحوم چچا جان بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مرکز سے والہانہ لگاؤ تھا۔ ہمارے خاندان میں صرف آپ کو ہی یہ اعزاز حاصل تھا کہ قادیان کے محلہ دارالبرکات میں زمین خرید کر مکان تعمیر کیا اور بچوں کو تعلیم کی غرض سے قادیان ہی میں رکھا اور خود اکیلے ہی تلاش معاش میں متفرق مقامات پر کام کرتے رہے۔ جماعتی اجتماعات کے موقع پر جہاں کہیں بھی ہوتے مرکز میں پہنچ جاتے۔

قادیان سے ہجرت کے بعد کچھ عرصہ ننکانہ میں رہے اس کے بعد ربوہ میں منتقل ہو گئے۔ ابتدا میں کرایہ پر مکان حاصل کر کے رہائش اختیار کی اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنا مکان تعمیر کرنے کی توفیق دے دی

اپنے سب بچوں کو حسب استطاعت تعلیم دلائی۔ ایک بچی کو اس کے تعلیم میں شوق اور دلچسپی کے باعث ایم اے تک تعلیم دلائی۔ میرا تعلیم حاصل کرنا بھی چچا کا مرہون منت ہے۔ خاکسار جب قادیان گیا تو مرحوم کے پاس رہا اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ چچا جان مرحوم میرا بہت خیال رکھتے تھے اپنے دوستوں سے میرا تعارف کراتے تو نام کے ساتھ مولوی فاضل ضرور کہتے اور اس میں بہت خوشی محسوس کرتے

مرحوم احمدیت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ تبلیغ کا تو انہیں جنون تھا سفر کرتے وقت کسی نہ کسی طور تبلیغی گفتگو شروع کر دیتے اور مؤثر رنگ میں مسائل بیان کرتے۔

نماز باجماعت کے سختی کے پابند تھے اور نماز تہجد بھی باقاعدگی سے ادا فرماتے نماز جمعہ میں ہمیشہ صف اول میں محراب کے قریب بیٹھتے۔ رمضان المبارک میں درس القرآن کے موقع پر بھی مرحوم کا یہی دستور العمل تھا۔ بہت دعا گو تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنے وعدہ کے مطابق کہ میں تیرے دلی محبوں کے جان و مال میں برکت بخشوں گا۔ انہیں سات لڑکے اور دو لڑکیاں عطا کیں۔ سب بچے معقول وجوہ معاش رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسودہ حال ہیں دونوں لڑکیاں شادی شدہ اور اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ ان لڑکوں اور لڑکیوں کے علاوہ مرحوم نے پیچھے ۳۳ پوتے پوتیاں اور پانچ نواسے اور نواسیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے درجات بلند کرے۔

(محمد جمیل کارکن دفتر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

عنوان:- غزوہ احزاب

حجم:- دس ہزار الفاظ

نقد انعامات ۷۰۰/- ، ۵۰۰/- ، ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ وصولی مقالہ ۳۱ جولائی

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۱۱ اگست ۱۹۷۹ء تا ۱۹ اگست ۱۹۷۹ء میں تعمیر مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

مکرم	سردار بشیر احمد صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ	۱۵۰۰ روپے
"	محمد اکرم صاحب عمر		۱۰۰۰ "
"	محمود احمد صاحب صراف محمود گولڈ سمتھ گول بازار ربوہ		۳۰۰۰ "
"	محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی		۳۰۰۰ "
مکرم	نسیم اختر صاحب	دارالصدر غربی ربوہ	۳۰۰۰ "
	جماعت احمدیہ داؤد ضلع نواب شاہ (سندھ)		۳۰۰۰ "
مکرم	مبارک احمد صاحب شیخوپورہ		۵۰۰۰ "
"	محمد عبداللہ صاحب کوئٹہ		۵۰۰۰ "
"	بشارت احمد صاحب "		۱۰۰۰ "
"	الحاج عطاء صاحب مرحوم "		۱۰۰۰۰ "
"	سردار محمد خان صاحب بشیر آباد (سندھ)		۴۰۰۰ "
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ عبدالواحد صاحب اسلام آباد		۵۰۰۰۰ "
"	محمودہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مبارک احمد صاحب "		۵۰۰۰ "
مکرم	غلام یٰسین صاحب بجانب محمد اسماعیل صاحب مرحوم پشاور		۲۰۰۰ "
"	منور احمد صاحب دارالبرکات ربوہ		۱۰۰۰ "
"	ابن عامر منصور سہیل صاحب فیصل آباد		۱۰۰۰ "
"	میاں عبدالرشید صاحب شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ		۲۰۰۰ "
"	شیخ محمد سعید صاحب صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال		۱۰۳۰۰ "
"	محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی مریدکے ضلع شیخوپورہ		۲۵۰۰ "
"	رانا حبیب اللہ خان صاحب سپرور ضلع سیالکوٹ		۲۰۰۰ "
	جماعت احمدیہ گھنوکے بجہ	" "	۱۱۰۰ "
	" " بہاولنگر		۱۰۱۰۰ "
"	فقیر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت		۱۰۰۰ "
	جماعت احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ		۱۵۰۰ "
مکرمہ	نعیمہ داؤد صاحبہ	"	۱۰۰۰ "
	جماعت احمدیہ مظفر گڑھ		۸۰۰ "
"	" جھنگ صدر		۳۰۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم ٹھیکیدار غلام محمد صاحب ۲۱/۴ محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مہر قطب الدین صاحب ولد مہر حامد علی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲/۴ واقع دارالبرکات ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میں مرحوم کا اکیلا وارث ہوں۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۲/۴ میرے بیٹوں بشیر احمد صاحب زاہد اور شریف احمد صاحب آصف کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

والد صاحب مرحوم موصی تھے اور خاکسار بھی موصی ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

موصی صاحبان کے لئے ضروری اعلان

موصی صاحبان کا یہ فرض ہے کہ اگر ان کے سابقہ پتہ میں کوئی تبدیلی ہو تو وہ نئے پتے سے دفتر بہشتی مقبرہ کو فوراً مطلع کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حیدرآباد میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے احمدی طلباء و طالبات کی

تقریب تقسیم انعامات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افراد جماعت کو پیہم اپنے خطبات و ارشادات کے ذریعہ اور حالیہ مجلس مشاورت میں اس بات کی طرف متوجہ فرما چکے ہیں کہ احمدی طالب علموں کو اتنی محنت اور کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تعلیمی میدان میں اور صوبوں سے نمایاں سبقت لے جانے والے ہوں۔ حضور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اپنی طرف سے انعامات دینے کا بھی اعلان فرما چکے ہیں۔ اور حضور نے تمام احمدی طالب علموں کو بالعموم اور امتحانات میں نمایاں مقام حاصل کرنے والوں کو بالخصوص دعائیہ خطوط تحریر کرنے کا ارشاد بھی فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک خواہش کے مدنظر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ۱۹۸۰ء کے سالانہ امتحانات میں کے جی سے لے کر آٹھویں جماعت تک کی کلاسوں میں اوّل، دوم، اور سوم آنے والے احمدی بچوں اور بچیوں کو انعامات دینے کا اعلان کیا تاکہ احمدی بچوں کے دلوں میں تعلیمی میدان میں اور زیادہ نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے کی امنگ، جوش اور ولولہ پیدا ہو۔

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ اس سال جماعت احمدیہ حیدرآباد کے ۲۳ بچوں نے مختلف سکولوں میں اپنی اپنی کلاسز میں نمایاں کامیابی حاصل کی چنانچہ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۰ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ بیت الظفر میں تقسیم انعامات کی یہ تقریب محترم امیر صاحب حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مبشر احمد صاحب گوندل کی تلاوت قرآن پاک کے بعد نعیم اللہ صاحب شاہد طالب علم ایم ایم سی نے سیدنا المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد خاکسار انعامات لینے والے بچوں کا اعلان کرتا گیا اور یہ بارک بارک اپنے انعامات مکرم امیر صاحب سے حاصل کرتے گئے۔ بعدہٗ خاکسار نے موقع و محل کے مطابق احمدی بچوں اور ان کے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا اور ان سے کہا کہ وہ سیدنا اقدس کی مبارک خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنی ساری توانائیاں خرچ کر دیں اور اس منزل کو حاصل کریں کہ مسلسل تگ و دو کرتے چلے جائیں جس کے پانے کے لئے سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار جماعت کو توجہ دلاتے ہیں۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد انعام یافتگان کا گروپ فوٹو لیا گیا۔

دوسرے دن مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر بیت الظفر میں ان بچوں کو عصرانہ دیا گیا جس میں ان کے والدین اور مجلس عاملہ کے اراکین بھی مدعو تھے۔ اس تقریب میں بھی خاکسار نے مختصر خطاب کیا۔ اس تقریب سے جماعت کے بچوں اور افراد جماعت میں ایک نئی روح اور جوش پیدا ہوا ہے اور بچوں میں تو خاص طور پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اور آئندہ امتحانات میں محنت کر کے اور زیادہ انعامات حاصل کرنے اور حضور کی دعاؤں کا مستحق ٹھہرنے کا پختہ ارادہ کر رہے ہیں۔ ان سب کامیاب ہونے والے بچوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی اپنی کامیابی کی اطلاع دیتے ہوئے دعا کی درخواست پر مشتمل خطوط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کئے ہیں جو حضور کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ دوست اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی ان کامیابیوں کو آئندہ مزید کامیابیاں حاصل کرنے کا پیش خیمہ بنائے۔ اللھم آمین۔

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

ضرورت بیلدار و پہرے دار

بہشتی مقبرہ کے لئے ایک بیلدار اور ایک پہرے دار کی فوری ضرورت ہے دینی خدمت کا شوق رکھنے والے دوست اپنی درخواستیں (اور تعلیم کے کوائف کے ساتھ) اپنے حلقہ کے امیر صاحب / صدر صاحب کی معرفت بھجوائیں۔ پہریدار کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عمر ۵۰ سال سے کم نہ ہو اور تندرست اور صحت اچھی ہو۔ دونوں آسامیاں بالمقطوع ہیں (۱۶۰/- تا ۳۵/- منگانی الاؤنس) درخواستیں ۵/۱۱ تک دفتر بہشتی مقبرہ میں بھجوا دی جائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳۲)

مکرم	چوہدری محمد نواز صاحب برتن فروش	جھنگ صدر	۱۰۰،۰۰	روپے
"	محمد یوسف صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	محمد سعید صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ	پارس بی بی صاحبہ	"	۱۰،۰۰	"
"	سیدہ طاہرہ بنت سید منظور حسین صاحب	"	۱۷،۰۰	"
مکرم	محمد اکرم ہاشمی صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ	امۃ الحفیظ صاحبہ	گوجرانوالہ شہر	۱۵،۰۰	"
"	سعیدہ رشید صاحبہ	"	۵۰،۰۰	"
مکرم	عبدالرشید کھوکھر صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	منور احمد چوہان صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	ڈاکٹر عبدالقادر صاحب	"	۲۰،۰۰	"
مکرمہ	نوشیہ ظفر صاحبہ	"	۱۰۰،۰۰	"
مکرم	ملک محمد اکرم صاحب ج/ل	"	۱۰،۰۰	"
"	زبیر احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ	امۃ الودود صاحبہ	"	۱۰،۰۰	"
مکرم	ملک محمود احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	ڈاکٹر سید احمد صاحب	"	۱۵،۰۰	"
"	عبدالغنی صاحب مرحوم	"	۵۰،۰۰	"
"	ملک غلام علی صاحب	"	۱۵،۰۰	"
"	حکیم نورالدین منیر صاحب	"	۷۰،۰۰	"
"	شیخ سردار محمد صاحب	مسجد فضل فیصل آباد	۱۰،۰۰	"
"	" صبیح اللہ صاحب	"	۲۰۰،۰۰	"
"	"	"	۲۰۰،۰۰	"
"	ڈاکٹر دلدار احمد صاحب بٹالہ کالونی	"	۱۰،۰۰	"
"	طارق زیدی صاحب	"	۲۵،۰۰	"
"	چوہدری ظفر اللہ خان چیمہ صاحب پیپلز کالونی	"	۲۵،۰۰	"
"	ڈاکٹر محمد امین عامر صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ	بیگم ناصر احمد سجاد صاحب	راولپنڈی	۲۰،۰۰	"
مکرم	ٹھیکیدار محمد دین صاحب	"	۵۰،۰۰	"
مکرمہ	اہلیہ خواجہ عبدالقادر ڈار صاحب	"	۱۸،۰۰	"
مکرم	داؤد احمد ناصر صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	چوہدری عبدالحق عبدالخالق صاحبان نور شرق	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ	سعیدہ بیگم صاحبہ	"	۱۰،۰۰	"
مکرم	مرزا سعید محمد صاحب	اصغر مال	۳۰،۰۰	"
"	شیخ انعام اللہ صاحب	"	۳۰،۰۰	"
"	افتخار احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	عبدالکریم باسط صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	ڈاکٹر اطہر محمود صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	الحاج عبدالقدوس صاحب مسجد شرقی	"	۳۰،۰۰	"
"	مرزا رفیع شفیع صاحبان	"	۵۰،۰۰	"
مکرمہ	امۃ الرشید اہلیہ ظہور احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرم	شیخ بشیر احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	چوہدری صلاح الدین صاحب	"	۲۵،۰۰	"
"	محمد عظیم صاحب سرگودھا شہری	"	۲۰،۰۰	"
"	ڈاکٹر محمد زاہد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرم	ملک محمود احمد صاحب سول لائنز راولپنڈی		۱۵،۰۰	روپے
"	شیخ انعام اللہ صاحب	صغر مال	۲۰،۰۰	"
"	کرنل عبدالحمید ملک صاحب	"	۱۰۰،۰۰	"
"	ضیاء محمد صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا غربی	"	۵۰،۰۰	"
"	محمود احمد ناصر صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	قاضی عبدالغنی صاحب مسجد غربی	"	۱۰،۰۰	"
"	فضل الرحمٰن صاحب جنرل منیجر	"	۲۵،۰۰	"
"	سردار احمد صاحب معرفت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کوئٹہ		۸۵،۰۰	"
"	سید عبدالباسط شاہ صاحب	کوئٹہ	۱۰،۰۰	"
"	چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈار	"	۵۰،۰۰	"
"	داؤد احمد ملک صاحب	چھاؤنی	۱۰۰،۰۰	"
مکرمہ	اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ ملک لعل خان صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرم	نصیر احمد ابن ٹھیکیدار کریم بخش صاحب	"	۶۵،۰۰	"
"	طاہر احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	شیخ نعیم احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	ظفر اقبال بھٹہ صاحب	"	۵۰،۰۰	"
"	عبدالحی مصباح الدین احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	عبدالسلام خان، عبدالسمیع خان، عبدالحی خان صاحبان	کوئٹہ	۳۷،۰۰	"
"	عبدالرؤف لودھی صاحب	کوئٹہ	۱۵،۰۰	"
مکرمہ	بیگم میجر سید زبیر نواز صاحب	"	۲۰،۰۰	"
"	اہلیہ ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب	پیپلز کالونی فیصل آباد	۵۰،۰۰	"
"	فوزیہ شریف صاحبہ	"	۵۰،۰۰	"
مکرم	محمد صفدر خان صاحب	گلبرگ	۴۵،۰۰	"
مکرمہ	زاہدہ پروین صاحبہ جھال خانوانہ	"	۲۰،۰۰	"
"	امۃ المتین اہلیہ داؤد احمد صاحب جھال خانوانہ	"	۳۰،۰۰	"
مکرم	ماسٹر نذیر احمد صاحب	"	۲۱،۰۰	"
"	مظفر منصور صاحب سمن آباد	"	۱۰،۰۰	"

ٹینڈر نوٹس

(۱) پرسینٹیج ریٹ ٹینڈر بمطابق ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مورخہ ۵/۸ ۶ بوقت ۱۱ بجے بمقام کینال کالونی داؤد خیل مندرجہ ذیل کام کے لئے درکار ہیں۔

(۲) ٹینڈر فارم بعوض ۱۰/- روپے مورخہ ۵/۸ ۶ کو میرے دفتر سے جاری کئے جائیں گے۔

(۳) ٹینڈر ٹھیکیداران کی موجودگی میں اسی دن کھولے جائیں گے۔

(۴) بغیر وجہ بتائے زیر دستخط تمام یا کوئی ٹینڈر منسوخ کرنے کا مجاز ہے

(۵) کام کی مزید تفصیل دفتر ہذا سے کسی دن دوران کار کے دوران حاصل کی جا سکتی ہے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ رقم	زر ضمانت	میعاد
(ا)	جناح بیراج کے نزدیک حصے میں پتھر کی بھرائی میں کمی کو پورا کرنا برائے حفاظت ہیڈ ورکس۔	۵،۲۶۰،۰/-	۱۰،۵۲۰/-	ایک ماہ

(الف) کشتیوں کے ذریعے جی آئی واٹر ۱۵ کے کریسٹس میں پتھر ڈال کر دینا ہیں مناسب مقام پر ڈالنا ۲۳،۰۰۰ واکعب فٹ

(ب) جی آئی واٹر نمبر ۱۵ کریسٹ کی بلندی کرنا ۱۱" کے فاصلہ سے ۳۳۲ تا ۳۸۱ مربع فٹ

نوٹ:- پتھر ٹھیکیدار کے کام پر استعمال ہوگا

دستخط:- نذیر احمد مہتمم انہار کالا باغ ڈویژن داؤد خیل کینال کالونی

1PZ-2299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء کرام و سیکرٹریان تعلیم توجہ فرمائیں

نہایت ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے تمام سیکرٹریان تعلیم کی ذمہ داری ہے کہ ان کی جماعت یا حلقہ میں ہر بچہ و طالب علم و طالبہ (پہلی جماعت سے لے کر ۵ ایم اے تک) جو امسال کوئی بھی امتحان دے وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط لکھے۔ خواہ امتحان میں پاس ہو یا فیل، خط ضرور لکھے۔

اس کے بعد سیکرٹریان تعلیم۔ ان بچوں و طلباء کی مجموعی فہرستیں کلاس وار مرتب کر کے حضور کی خدمت میں روانہ کریں۔

امراء کرام / صدر صاحبان جماعت اس امر کی خصوصی نگرانی فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

شکریہ احباب

میری جوان سال نواسی اور عزیزم محمد شریف صاحب سیکرٹری مال واہ کینٹ کی بیٹی ۲۱/۲۳ مارچ کو بتقاضائے الٰہی وفات پا گئی اور ربوہ اس کی نعش لے گئے۔ از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ اور لواحقین سے اظہار ہمدردی فرمایا۔ اور عزیزہ کو عام قبرستان میں سپرد خاک کیا۔ بہت سے بزرگوں اور احباب نے ہمارے گھروں پر آ کر اور بہت سے نے بذریعہ خطوط اور تاروں کے تعزیت فرمائی۔ ہم ایسے دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔

خاکسار چراغ الدین مربی پشاور

تقریب شادی

میرے لڑکے عزیز تنویر احمد کیفی سلمہ اللہ کی تقریب شادی ۲۴ اپریل (بروز جمعرات) کو منعقد ہوئی۔ برات چک ۳۶ شمالی سرگودھا گئی اور اسی دن واپس ربوہ تشریف لائی۔ ۲۵ اپریل کو خاکسار نے اس کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں محلہ اور ربوہ کے دوست شامل ہوئے۔ عزیز موصوف کے نکاح کا اعلان ۲۴ اپریل کو چک ۳۶ شمالی سرگودھا میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ نے پندرہ ہزار مہر پر عزیزہ عفت مجیب اختر سلمہا بنت خان رشید نواز صاحب مرحوم کے ساتھ فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک فرمائے آمین

(محمد بیدار میجر (ریٹائرڈ) ولکت علی۔ کارکن دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال مقابلہ کے لئے عنوان ہے

"سیرت حضرت عمر فاروقؓ"

اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں گے۔

یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۷ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ اور ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ پہنچ جانا چاہیئے۔ اور پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نہایت ضروری اعلان

برائے اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ نمبر ۳۹ یہ ہے:۔

"ایسا احمدی شخص جس کی عمر کم از کم ۱۲ سال ہو اور اس نے اپنے والد کی ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور حضور نے اس کو دیکھا وہ بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں دفن ہو سکے گا۔"

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے وہ موصیان کرام جو اس قاعدہ کے تحت آتے ہوں۔ ان کا اور ان کے متعلقین کا فرض ہے کہ وہ شرائط مذکورہ کے ثبوت فراہم کر کے موصی کی زندگی میں اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ سے بوساطت مجلس کارپرداز فیصلہ کروائیں۔

کسی موصی کی وفات کے بعد ورثاء کی طرف سے صحابیت کے دعوے پر غور نہیں ہو سکے گا پس براہ کرم جو بزرگان بھی اس قاعدہ کے تحت آتے ہوں وہ یا ان کے متعلقین فوری طور پر شرائط مذکورہ کے سلسلہ میں ثبوت بھجوائیں اور تاخیر نہ کریں۔

(صدر مجلس کارپرداز - ربوہ)

دس مئی / ہجرت ——— آخری تاریخ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ حصہ جائیداد۔ زکوٰۃ۔ شکرانہ فنڈ۔ (صدقہ) وغیرہ کی رقوم بروقت ربوہ میں داخل خزانہ کرنے کے لئے آخری تاریخ دس مئی / ہجرت مقرر فرمائی ہے۔ عہدہ داران سے گزارش ہے کہ اس وقت تک وصولی کے لئے کوشش جاری رکھیں اور جملہ وصول شدہ رقوم ۱۰ مئی کو دوپہر گیارہ بجے تک ربوہ میں داخل خزانہ کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

ھُوَ الشَّافِی

اکسیر گلٹی پستان

(دودھیل جانوروں کے لئے)

ایک ہفتہ کا کورس قیمت -/۲۱ روپے

حیوانات کی ادویات کا لٹریچر مفت طلب کریں۔

کیمیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ

فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم خان شمیم غزنوی کراچی میں کار اور موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کی ایک طرف ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اور دوسری طرف کا کندھا اتر گیا ہے۔ افراد خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیزم موصوف کی صحت یابی کے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

خان لطیف غزنوی انٹرنیشنل گیٹ خان ایپلائنس ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی اراضی کی خرید و فروخت کے لئے اپنا ادارہ

بلال اسٹیٹس پرائیویٹ لمیٹڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون نمبر ۵۱۸

فون رہائش ۴۰۵